بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ نومبر ۱۹۱۸ء

تلبیس ابلیس

پیستان مرزا کا جواب

خداء کریم کی یہ سنت قدیمہ ہے کہ وہ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے انبیاء مبعوث فرماتا ہے
فسق و فجور اور دنیاوی معاملات میں بہہ جانا کہ اللہ تعالیٰ کی آخری حجت کے پورا ہونے کا
باعث ہو جاتے ہیں۔ انبیاء اپنی صداقت لوگوں سے منوانے کیلئے روشن اور واضح دلائل
لیکر آتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جو دنیا پر کیڑوں کی طرح مرتے اور فطرت کے نہایت گندے ہوتے
ہیں ان واضح نشانات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ بلکہ مرسلان ربانی پر طرح طرح کے جھوٹے
الزامات لگاتے ہیں۔ اور دنیا کو گمراہ کر کے شیطانی کام اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں۔ اور یہی کام ہے جسے
ہم تلبیس ابلیس کہتے ہیں۔ اس ہمارے زمانہ میں وہ تمام حالات جمع تھے۔ جو نزول انبیاء کے مقتضی
ہوتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ و وعدہ نبی صلعم کے موافق اصلاح خلق
کیلئے ایک رسول مبعوث فرمایا۔ من قبول نہ کرنے کے الاعلان فرمایا کہ میں وہی مسیح موعود
ہوں جس کے آنیکی خبر قرآن و احادیث میں موجود ہے۔ اور جس کو سرور انبیاء محمد مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے معزز لقب سے یاد کیا۔ اور اسکو اپنا سلام کہا ہے پھر اس مقبول خدا نے اپنے اس دعوے کو سینکڑوں ہزاروں دلائل کیساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور یہ امر واقع ہے۔ کہ اسقدر بکثرت عظیم الشان نشانات دکھائے کہ بجز خاتم النبیین صلعم کسی سے اتنے نشانات ظاہر نہیں ہوئے۔ مگر افسوس کہ بدفطرت لوگوں نے آپ کو بہت ستایا۔ اور طرح طرح کے اعتراضات کا نشانہ بنایا۔ وہی خدا کا نبی جو انکا محسن و مربی تھا۔ اسی کو انہوں نے اپنا دشمن تصور کیا۔ خیر ایسا ہونا پہلے ہی سے مقدر تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو سرور انبیاء کا یہ قول مقدس کیونکر پورا ہوتا۔ کہ ایک وقت آئیگا جبکہ میری امت یہود کے قدم بقدم چلیگی۔ سو جو سلوک یہود نے اپنے مسیح سے کیا اسی کی مانند اس زمانہ کے یہود خصلت علماء نے مسیح موعود کے ساتھ کیا۔ اور اسقدر ظلم کیا کہ اپنی تقریروں و تحریروں میں اسقدر جھوٹے الزامات تراشے جو کسی سچے مسلمان سے ایسا ہونا محال ہے۔ اسکا ایک ثبوت اسوقت ایک امرتسری مولوی کی لاجواب تحریر سے پیش کیا جاتا ہے تاکہ ہر اہل انصاف خود دیکھ لے۔ کہ ماموران الٰہی کے مخالفین کسطرح دہوکہ دہی میں ہمسر ابلیس بنجاتے ہیں۔ یہ مضمون جس کے جواب پر ہم نے ابھی بفضلہ تعالیٰ قلم اٹھایا ہے۔ سنہ ۱۹۱۵ء کا شائع شدہ "چیستان مرزا" ہے۔ مگر ہماری نظر سے یہ تھوڑے ہی دن ہوئے گذرا ہے۔ جبکہ مولوی ثناءاللہ شملہ آیا۔ اور یہ چیستان عام طور پر تقسیم کیا گیا۔

ہر وہ شخص جس کو مولوی صاحب کی ناجائز چالوں کا علم نہیں حیرت زدہ ہوگا۔ کہ یہ کیا "چیستان" ہے جس پر انہوں نے انعامی چیلنج بھی دیدیا ہے۔ مگر ہم کو یہ مضمون پڑھکر ذرا بھی حیرانی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہم خوب جانتے ہیں کہ مولوی صاحب پبلک کو دہوکہ دینے اور ناجائز مغالطوں میں ڈالنے میں ایک بڑے مشاق ہیں۔ اور اسی مطلب کیلئے ان کے اکثر مضامین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف نکلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جب انہوں نے پہلی دفعہ سنہ ۱۹۰۹ء میں ایک چیستان شائع کیا اور اس کے جواب لکھنے پر پانصد روپیہ کا انعامی چیلنج بھی دیا۔ جس کا جواب جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل نے مدلل و مسکت شائع کر دیا۔ اور انعامی کے فیصلہ کیلئے انجمن اصلاح المسلمین میں اس امر کے پیش کئے

جانے کیلئے مشورہ دیا۔ تو امرتسری مولوی نے یہ کہکر کہ عدالت انگریزی کا دروازہ کھٹکھٹاؤ اس بات کو پایہ ثبوت پہنچا دیا۔ کہ ہماری مخالفت کرنے میں انکی نیت صرف یہی ہے۔ کہ پبلک کو دہوکہ دیکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بدظن کیا جائے۔

یوں تو مولوی صاحب نے اس ٹریکٹ کو تین سو روپیہ (۳۰۰) کے انعام کے وعدہ پر شائع کیا ہے جسمیں سے دو سو روپیہ جماعت مبائعین کیلئے ہے اور ۱۰۰ روپیہ غیر مبائعین کیلئے ہے بشرطیکہ جواب تاریخ اشاعت مضمون مذکور سے پندرہ دن تک شائع ہو جاتا۔ مگر ہماری غرض چونکہ حصول انعام نہیں۔ بلکہ دجل ثنائی کو حربہ حق سے پاش پاش کرکے دکھانا ہے تاکہ طالبان حق کیلئے ہدایت کی راہ کھلجائے۔ اور خود مولوی ثناء اللہ کو بھی اپنے علم و عقل کا اندازہ ہو جائے۔ اور حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں آئندہ بے محل اختلاف پیش کرکے شرمندہ ہونے سے اپنے آپ کو بچالے۔ اس لئے محض وہ مضمون مذکور کا جواب لکھا جاتا ہے

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

بنیادی غلطی

مولوی صاحب فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف کا مسلمہ اصول جو ہر ایک عقلمند کے نزدیک مسلم اور مقبول ہے۔ کہ الہامی کلام میں اختلاف نہیں ہوتا۔ یعنی کسی کلام میں اختلاف اور تضاد کا ہونا اُسے الہامی درجہ سے گرانے کو کافی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کے کلام میں یوں تو بہت سے مقامات پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر آج جس اختلاف کا ہم ذکر کرتے ہیں۔ یہ سب سے نرالا اختلاف ہے کیونکہ یہ مرزا صاحب کی تاریخ بعثت اور سن وفات کے متعلق خود ان کے الہامات یا الہامی تحریروں میں پایا جاتا ہے۔" چیستان مرزا صہ

ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ اصول قرآنی بالکل صحیح اور درست ہے۔ مگر آپنے تو کہیں بھی اپنے چیستان میں حضرت صاحب کے کلام کو اس اصول کے ماتحت متضاد ثابت نہیں کیا۔ بات تو تب بنتی جب آپ ایکطرف حضرت صاحب کی الہامی عبارت پیش کرتے اور پھر دوسری طرف الہامی عبارت ہی پہلی عبارت کے خلاف پیش کرتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ پس یہ آپکی اصولی غلطی ہے۔

اور اسیطرح جتنے حوالے آپ نے کالم پیش کئے ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ جیسا کہ آگے چلکر دکھایا جائیگا۔

سب سے نرالا اختلاف

مذکورہ بالا عبارتیں مولوی صاحب نے لکھی ہیں۔ کہ آج جس اختلاف کا ہم ذکر کرتے ہیں یہ سب سے نرالا اختلاف ہے۔ اب جبکہ ہم بفضلہ تعالیٰ یہ ثابت کر دینگے۔ کہ حضرت صاحب کی کلام میں اختلاف نہیں۔ تو پھر اس نرالے اختلاف کا فیصلہ ہونیکے ساتھ ہی یہ ماننا پڑیگا کہ جب سب سے نرالا اختلاف ہی بیدلیل کوئی اختلاف نہیں۔ تو دوسرے معمولی اختلافات جنھیں مولوی صاحب پیش کرتے رہتے ہیں۔ وہ بھی مولوی صاحب کی اپنی ہی کوتاہ فہمی پر مبنی ہوں گے۔

علمی غلطی

پھر مولوی صاحب چیستان کے اختلاف کو نرالا ثابت کرنیکے لئے فرماتے ہیں۔ "کیونکہ یہ مرزا صاحب کی تاریخ بعثت اور سنہ وفات کے متعلق خود ان کے الہاموں یا الہامی نتیجوں میں پایا جاتا ہے۔" چیستان مرزا صفحہ ۲

اس مسئلہ بعثت سے مولوی صاحب نے بہت ٹھوکریں کھائی ہیں۔ جسکی وجہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب اس کے معنی ہی سمجھ نہیں سکے۔ کیونکہ وہ بعثت کے معنے یہ کرتے ہیں۔ کہ خدا کیطرف سے مامور یا ملہم ہونا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ میں ۱۲۹۰ھ میں شرف مکالمہ ومخاطبہ پاچکا تھا۔ وہاں مولوی صاحب یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب ۱۲۹۰ھ میں مامور ہوئے۔ خدا جانے مولوی صاحب کی عقل وفہم کو مضمون لکھتے وقت کیا ہوگیا تھا۔ کہ ایسی خطرناک غلطیاں کی ہیں۔ جو ان کے علم کی نہایت صفائی سے پردہ دری کر رہی ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ ان دلائل کا ایک اثر ہے۔ جو اسوقت سے مولوی صاحب کے حصہ میں آئی ہوئی ہیں۔ جب سے "نزول المسیح" شائع ہوئی ہے۔ مولوی صاحب کو سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ اگر شرف مکالمہ ومخاطبہ پانا اور مامور ومبعوث ہونا ہم معنے ہے۔ تو ان بیشمار مقربان الٰہی کی نسبت کیا اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ جو خدا تعالیٰ کیطرف سے مامور ومبعوث تو نہ تھے۔ مگر شرف مکالمہ ومخاطبہ پاچکے تھے۔ اور غالباً جنہیں سے بعض کو مولوی صاحب بھی ولی اللہ اور ملہم من اللہ یقین کرتے ہونگے۔ اور خود صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی ایسے وجود مقدس ہوگذرے ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے مکالمہ ومخاطبہ پانیکا شرف حاصل کیا۔ مگر وہ ملہمین مامور ومرسل نہیں تھے۔ تو پھر مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ اپنی اس

علمی غلطی کو ندامت کے ساتھ واپس لے لیں۔

اب ہم وہ عبارتیں دیکھتے ہیں۔ جو مولوی صاحب نے حضرت صاحب کی کلام میں اختلاف ثابت کرنے کیلئے پیش کی ہیں۔ اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسی زیر بحث اور انہی عبارتوں سے ثابت کرینگے کہ حضرت صاحب کی کلام میں اختلاف اور تضاد نہیں بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مولوی صاحب کی بدظنی اور سوءِ فہم کا نتیجہ ہے۔

پہلا اختلاف

مولوی صاحب نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پہلا اختلاف اس طرح پیش کیا ہے۔

"چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی۔ کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المائتین ہے۔ ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں یہ عاجز بھی داخل ہے۔ تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کیطرف توجہ دلائی گئی۔ کہ دیکھ یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی۔ اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی اس نام کے عدد پورے تیرہ ۱۳۰۰ سو ہیں۔ اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶)

اس عبارت میں صاف دعویٰ ہے۔ کہ میری بعثت سنہ ۱۳۰۰ھ پورے ہو جانے پر ہوئی تھی۔ پھر اسی کی تائید میں مولوی صاحب نے تریاق القلوب صفحہ ۵۰ و ۵۳ اور تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵ کی عبارتیں پیش کی ہیں۔ اور نتیجہ نکالا ہے کہ۔

نتیجہ یہ سب حوالجات بیک زبان مظہر ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی بعثت سنہ پورے ۱۳۰۰ ہونے کے بعد چودھویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی تھی۔

اس نتیجہ کی صحت میں نہ ہمیں کلام ہے۔ اور نہ مولوی صاحب کو لیکن اس کے خلاف مولوی صاحب نے مسیح موعود کی مندرجہ ذیل تحریر پیش کی ہے۔

یہ عجیب امر ہے ۔ اور میں اسکو خدا تعالےٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں ۔ کہ ٹھیک بارہ
سو سے ہجری میں خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پاچکا تھا ۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹
یہ عبارت صاف بتلا رہی ہے ۔ کہ مرزا صاحب کی بعثت تیرھویں صدی ہجری کے
اندر خاتمہ سے دس سال پہلے ہوئی ۔ چیستان ص

یہاں مولوی صاحب کی فضیلت کی پگڑی جہالت کے گڑھے میں ایسی گری ہے ۔ کہ فضلاء تو ایک طرف ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی بول اٹھیگا ۔ کہ بلا شبہ یا تو مولوی صاحب جاہل ہیں نہ فاضل ۔ یا یہ کہ مسیح موعود کی دشمنی کی وجہ سے نہ صرف فاضل کا ایمان ہی سلب ہو چکا ہے ۔ بلکہ علم و عقل بھی ضائع ہو چکے ہیں ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود تو فرماتے ہیں ۔ کہ میں ۱۲۹۰ھ میں شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا ۔ لیکن مولوی صاحب نتیجہ نکالتے ہیں ۔ کہ مرزا صاحب ۱۲۹۰ھ میں مامور ہو چکے تھے ۔ مولوی صاحب کیا الہام پانا اور مامور ہونا ہم معنی ہے ۔ اور کیا تمام ملہمین جو امت محمدیہ میں گذرے ہیں ۔ وہ مامور تھے ۔ اگر نہیں تو آپکا یہ شرمناک غلطی ہے ۔ کہ محض الہام پانے کا نام آپ ماموریت رکھتے ہیں ۔ ہم خوب جانتے ہیں ۔ کہ آپ اس سے بیخبر نہیں ۔ کہ صاحب الہام ہونا اور بات ہے ۔ اور مامور ہونا اور ۔ کیونکہ امت محمدیہ میں لاکھوں کروڑوں ملہم ہو گذرے ہیں ۔ جو مامور من اللہ نہ تھے ۔ پس زمانہ الہام کو ماموریت قرار دینا محض دہوکہ دہی یا جہالت کا باعث ہے ۔ ورنہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۹ ۔ ۲۰۰ پر تو حضرت مسیح موعود نے کھولکر بتایا ہے ۔ کہ ماموریت کا زمانہ الہام سے بعد کا ہے ۔ مولوی صاحب بجائے حضرت صاحب کی تحریروں میں اختلاف ثابت کرنے کے یہاں حضرت مرزا صاحب کی تحریرونکا اختلاف اپنے اوہام باطلہ کے ساتھ ثابت کر رہے ہیں ۔ جو ان کے الزامات کے ابطال پر ایک زبردست شہادت ہے ورنہ یہ تو ہم بھی مانتے ہیں ۔ کہ جس طرح روح القدس اور ابلیس دو متضاد چیزیں ہیں اسی طرح حضرت مرزا صاحب کا منشا ارشادی اوہام کے مخالف ہے ۔ اور اس کے ثابت کرنے کی مولوی صاحب کو کوئی ضرورت نہ تھی ۔

یہاں مولوی صاحب نے پہلے تو نتیجہ غلط نکالا ہے ۔ کہ حضرت صاحب ۱۲۹۰ھ میں مامور ہوئے ۔ اور پھر حماقت یہ کی ہے ۔ کہ اس کے خلاف ازالہ اوہام سے مندرجہ ذیل عبارت پیش کی ہے

دوسرا اختلاف

"حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے۔ کہ مسیح موعود اس وقت دنیا میں آئیگا۔ جبکہ علم قرآن دنیا پر سے اٹھ جائیگا۔ اور جہل شیوع پائیگا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کیطرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے۔ لو کان الایمان معلقا عند الثریا لناله رجل من فارس یہ وہ زمانہ ہے۔ جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا۔ کہ کمال طغیان اسکا اس سنہ ہجری میں شروع ہوگا۔ جو آیت وانا علی ذهاب به لقادرون میں بحساب جمل مخفی ہے۔ یعنی ۱۲۷۴ھ"

ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۷۲۶

"یہ عبارت صاف کہتی ہے۔ کہ مرزا صاحب کی بعثت ۱۲۷۴ھ میں ہوئی یا ہونی چاہیئے تھی۔ یعنی تیرہویں صدی کے ختم ہونے سے پورے چھبیس سال پہلے"۔ چونکہ مذکورہ بالا غلط نتیجہ نکالکر مولوی صاحب نے اسکی صحت پر ایک ایسی عبارت بطور دلیل پیش کی ہے۔ جو بجائے ثبوت ثنائی صحیح طور پر ازالہ اوہام ثنائی کرنیوالی ہے۔ مولوی صاحب کا اس دلیل کو پیش کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے ایک شخص رات کا ثبوت دینے کیلئے کہے۔ کہ دیکھو اسوقت رات ہے۔ کیونکہ آفتاب نکلا ہوا ہے۔ اور اسکی روشنی کے باعث تاریکی کا نام و نشان باقی نہیں ہے۔ لیکن عقلمند ایسے شخص کو مجنون یا مذہبی خیال کریں گے۔ بہرحال وہ عبارت جسے مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ یہ ہے:-

"اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنیکی قرآن شریف میں پیشگوئی موجود ہے۔ قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی چودہ سو برس تک مدت ٹھہرائی ہے۔ بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں۔ اور آیت وانا علی ذهاب به لقادرون جس کے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں۔ اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کیطرف اشارہ کرتی ہے۔ جسمیں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے۔ جو غلام احمد قادیانی کے عدد میں بحساب جمل پائی جاتی ہے" ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶

نتیجہ ثنائی

یہ دو حوالے متفق ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی بعثت کا زمانہ ۱۲۷۴ھ

یعنی تیرھویں صدی کے خاتمہ سے چھبیس سال پہلے تھا" چیستان ص ۹

پہلی عبارت کے معنی

افسوس ہے! کہ مولوی صاحب حضرت اقدس مرزا صاحب کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی مولویت کی بھی مٹی پلید کر رہے ہیں۔ پہلی عبارت ازالہ اوہام ص ۱۸۵ میں حضرت صاحب نے یہ کہاں کہا کہ میں ۱۲۷۴ھ میں مامور کیا گیا ہوں۔ اس عبارت میں تو حضرت صاحب صرف یہ بیان فرما رہے ہیں۔ کہ جن حالات میں مسیح موعود کا نازل ہونا ضروری ہے۔ ان حالات کا آغاز ۱۲۷۴ھ میں شروع ہو گیا اب رہا آپ کا خیال کہ "ہونی چاہیے تھی" تو یہ نہ کوئی الہامی عبارت ہے۔ اور نہ کسی الہامی عبارت کا نتیجہ۔ بلکہ یہ مولوی صاحب کا اپنا محض غلط خیال ہے۔ جس سے ہمیں کوئی غرض نہیں۔

دوسری عبارت کا مطلب

دوسری عبارت ص ۲۹۰ کا نتیجہ نکالنے میں کہ حضرت صاحب ۱۲۷۴ھ میں مامور ہوئے، یا تو مولوی صاحب نے دھوکہ کھایا ہے۔ یا دھوکہ دینے کی کوشش کرکے پھر اپنی فاضلیت اور مولویت کو بٹہ لگایا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ پبلک کو دھوکہ دینے کیلئے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ ورنہ یہ بات کہ فضیلت پر ناز کرنیوالا اخبار کا ایڈیٹر ایسی صاف اور نہایت سیدھی عبارت کا مطلب سمجھ نہ سکے قابل تسلیم نہیں۔ خیر اگر وہ واقعی اس عبارت کا مطلب نہیں سمجھے تو ہم ان کو اپنے الفاظ میں سمجھائے دیتے ہیں۔ سنیئے۔

اس عبارت میں حضرت صاحب یہ بیان فرما رہے ہیں۔ کہ قرآن شریف اور بعض اولیاء نے اپنے مکاشفات کی رو سے مسیح کے نکلنے کی چودہ سو برس تک مدت ٹھہرائی ہے اور آیت وانا علی ذھاب بہ لقادرون جسکے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں۔ اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کیطرف اشارہ کرتی ہے اور مسیح موعود کے مامور ہونے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جیسا سلخ کی راتوں میں چاند بالکل گم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مسیح موعود کے نکلنے سے پہلے روحانیت کی روشنی بالکل گم ہو کر سلخ کی راتوں کے مشابہ ہو جائے۔ اور وہ تاریکی اس بات کی بشارت دے کہ اب عنقریب اسلامی چاند نکلیگا۔ مسیح موعود یعنی اسلامی چاند کے نکلنے سے پہلے چونکہ اس زمانہ کا موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے حضرت اقدس مرزا صاحب

فرماتے ہیں کہ آیت وما علی ذھاب بہ لقادرون اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے اور روحانیت کی روشنی ۱۲۷۴ھ میں کم ہو کر سلخ کی راتوں کے مشابہ ہو جائیگی۔ اور اسکا کمال انطفاء ۱۲۷۴ھ سے شروع ہو گا جو اسلئے کہ مسیح موعود کے ظہور سے پہ گا مسیح موعود کا ظہور کب ہوگا۔ اس کے متعلق صاف فرمایا کہ سلخ کی راتوں میں اس کے نکلنے کی بشارت چھپی ہوئی ہے۔ جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے۔ اور غلام احمد قادیانی کے عدد پورے ۱۳۰۰ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے مطابق تحریر ازالہ اوہام آپ خود ہی لکھ چکے ہیں اور ان عبارتوں سے یہی ثابت ہوا کہ اسلامی چاند یعنی مسیح موعود کا وقت ظہور ۱۳۰۰ھ ہے۔ اور پہلی عبارتوں کیساتھ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ ۱۲۷۴ھ میں مبعوث ہونے چاہئیے تھا۔ سراسر غلط ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود ۱۲۷۴ھ میں مبعوث ہوتے تو ۱۲۷۴ھ والا زمانہ سلخ کی راتوں کے مشابہ نہ تھا۔ بلکہ چاند کی راتوں کے مشابہ ہوتا۔ اور یہ حضرت صاحب کی منشاء کے بالکل خلاف ہے۔ ناظرین متعجب ہونگے کہ فضیلت مآب امرتسری نے ایسی بڑی بڑی غلطیاں کسطرح سرزد ہوئیں۔ مگر یہ کوئی تعجب کی بات نہیں خدا سے جنگ کرنیوالوں کا یہی حشر ہوا کرتا ہے۔ ان منکرین مسیح موعود کیلئے یہ حیرت کی بات ہوگی کہ ان کا مولوی خود ہی تو لکھتا ہے کہ:۔

"سلخ کہتے ہیں قمری مہینہ کی آخری راتوں کو کہتے ہیں جنمیں چاند بالکل گم ہو جاتا ہے"

حاشیہ چیستان صـ ۹

پھر خود ہی اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کو اسلامی چاند کی طلوع کی راتیں قرار دیتا ہے۔ شاید مولوی صاحب کے علم میں سلخ کی رات کے معنی طلوع کی رات کے ہوں۔ کیونکہ انکا قول ہے۔ کہ مرزا صاحب اگر دن کو دن کہیں تو مجھے شبہ پڑ جاتا ہے کہ کہیں رات نہ ہو۔ غالباً اس حد سے بڑھی ہوئی دشمنی کا نتیجہ ہے کہ مولوی صاحب رات کو دن قرار دے رہے ہیں۔ سچ ہے بات اصلی مرتی اور وضع شب گر غرضے آمد ہنر پوشیدہ شد

[illegible] حق المستی

کا نتیجہ ہے کہ مولوی صاحب ظلمت کا نام نور رکھتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ مجھے نظر نہیں آتا۔ نظر کہاں سے آئے جبکہ آپکا انتقام حماقت سے بجھتی ہے۔ اور مرض تعصب کے

آنکھیں پریشن کی محتاج ہیں۔ مولوی صاحب نے بزعم خود جو اختلاف ثابت کیا ہے۔ وہ انکے اپنے الفاظ میں حسب ذیل ہے :۔

چیستان اول کا خلاصہ "پس اس وقت مرزا صاحب کے تین بیان بالکل کے سامنے ہیں۔ (۱) سنہ [illegible] پورے تیرہ سو ہو چکے (۲) تیرہویں صدی سے دس سال رہتے ہوئے [illegible]ھ میں (۳) تیرہویں صدی کے پورے تیس سال رہتے ہوئے [illegible]ھ میں آپ مبعوث ہوتے ہیں تینوں بیانات میں جو اختلاف ہے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں" چیستان صفحہ [illegible]۔

کوئی اختلاف نہیں ہے ہم یہ بات بخوبی ثابت کر آئے ہیں۔ کہ ان بیانات میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ یہ مولوی صاحب کی کج فہمی ہے جس عبارت سے آپ یہ مطلب نکالتے ہیں کہ حضرت صاحب [illegible]ھ میں مامور ہوئے وہاں ماموریت کا قطعاً ذکر نہیں۔ بلکہ وہاں حضرت صاحب شرف مکالمہ مخاطبہ پانیکا ذکر فرما رہے ہیں۔ اور جس عبارت سے آپ یہ مطلب نکالتے ہیں [illegible]ھ میں مامور ہوئے۔ وہاں واضح طور پر مذکور ہے کہ کمال طغیان جو ظہور مسیح موعود کا باعث ہے۔ اسکا آغاز [illegible]ھ میں ہوا۔ اور یہ زمانہ ہلال کا زمانہ تھا جس میں اسلامی چاند کے نکلنے کی اشارت پوشیدہ تھی۔ اور جس چاند کا وقت غلام احمد قادیانی کے حروف میں بادوجود کے طور پر پایا جاتا ہے۔ جو پورے تیرہ سو ہیں۔ پس ان تینوں بیانات میں کوئی اختلاف نہیں۔

چیستان دوئم دوسرا چیستان مولوی صاحب نے سنہ وفات مسیح موعود کے متعلق بیان کیا ہے۔ لیکن جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق اختلاف ثابت کرنے کیلئے جو حوالے پیش کئے گئے ہیں۔ انکی طرف توجہ کرتے ہیں تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں بھی مولوی صاحب نے دیدہ دانستہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اگر مولوی صاحب عقل و علم سے کام لیتے۔ تو ممکن نہ تھا کہ حضرت صاحب کی تصریحات کے خلاف اس غلط مفہوم کو حضرت مرزا صاحب کا منشا قرار دیکر انکی طرف منسوب کرتے۔ سب سے پہلے مولوی صاحب نے حقیقۃ الوحی سے ایک عبارت نقل کی ہے جو یہ ہے :

دانیال نبی کی پیشگوئی

آخری زمانہ میں مسیح موعود کا دانیال نبی تیرہ سو پینتیس برس تک بتاتا ہے جو خدا تعالیٰ کے الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔ صفحہ ۹۹

اس عبارت سے مولوی فاضل نتیجہ نکالتے ہیں کہ

"اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دانیال نبی نے مسیح موعود سے مراد خود مرزا صاحب ہیں کی عمر کا خاتمہ ۱۳۳۵ھ میں بتلایا ہے اور مرزا صاحب کا الہام بھی دانیال نبی کی تائید کرتا ہے کہ واقعی مرزا صاحب ۱۳۳۵ھ میں انتقال فرمائیں گے

(چیستان ص ۱)

مولوی فاضل نے اس میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اور غضب کی بات یہ ہے کہ حضرت صاحب صرف یہ لکھتے ہیں کہ دانیال نبی کا یہ بیان ہے کہ مسیح موعود آخری زمانہ ۱۳۳۵ھ تک ہے جو خدا تعالیٰ کے اس الہام سے مشابہ ہے جس میں مسیح موعود کی ۸۰ سال کے قریب عمر بتلائی گئی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ دانیال نبی نے آخری زمانہ مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک بیان کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں۔ حالانکہ اس کا یہ بھی نہیں ہے کہ حضرت صاحب کی وفات ۱۳۳۵ھ میں واقع ہوگی بلکہ حضرت صاحب نے مشابہ کا لفظ فرمایا ہے۔ اور مشابہت کے لئے حضرت صاحب کی عبارت ذیل نہایت عمدہ ہے۔

"ادنیٰ قلیل مشابہت پر کچھ حرج نہیں تو بلکہ بہت کچھ گنجائش کی جاتی ہے"

(ذکر الاستفسار ص ۱)

غرض دانیال نبی کی پیشگوئی کو حضرت صاحب کے الہام سے جو مشابہت ہے تو وہ وقت قرب زمانہ کی مناسبت کی وجہ سے ہے۔ اور دانیال نبی کی پیشگوئی کا صرف یہی مفہوم ہے کہ مسیح موعود کی بعثت ۱۳۳۵ھ کے اندر ضروری ہے کیونکہ دانیال نبی کے الفاظ یہ ہیں

"مبارک ہے وہ جو ۱۳۳۵ تک آتا ہے"

اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ انہی حدود کے اندر ہے پس یہ بجائے خود اس کی صداقت کی دلیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کا الہام اور آپ کی وفات

مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ۔
"اب تو مرزا صاحب نے ہمارے خاندان کی عمر کے متعلق سنا دیتے ہیں آپ کت ہے"

تریاق القلوب میں لکھتے ہیں۔ بقول مرزا صاحب خدا فرماتا ہے:
"پس خدا مجھے ۸۰ برس کی یا اس سے چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دیگا"
اس الہام کی خوبی اور سلاست اور خدا کی طرف سے عدم مناسبت پر کوئی صاحب توجہ نہ کریں تو ہم انکو جواب نہ دینگے بلکہ مولانا جامی مرحوم کا شعر سنا دینگے۔

سرستان خلق الہی پرست جامی لبیبہ
ہر سیلہ [illegible] خاید فہم ہیں گفت رہا

مولوی صاحب کا قرآن پر حملہ

حضرت مرزا صاحب کے اس الہام پر بیاد دیا کے لفظ کی وجہ سے مولوی صاحب نے اس کی نسبت اور خدا کی طرف سے عدم مناسبت کا اعتراض کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب پر حملہ نہیں۔ بلکہ انکی آڑ میں تمام کتب سماوی خصوصاً قرآن پاک پر حملہ کیا ہے۔ کیونکہ ایسے محاورات قرآن کریم میں بھی موجود ہیں جیسے فرمایا اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ اگر ہم چاہیں تو ہمیں سے جو ہم نے تجھ سے وعدہ دیا ہے کچھ حصہ دکھا دیں یا تجھکو وفات دیدیں اور وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ (اور ہم نے بھیجا یعنی حضرت یونس کو بھیجا ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی طرف) اس پر ٹھیک ٹھیک [illegible] ہی کیا نسبت و سننے والے ہی کہتے ہیں۔ اور مولوی صاحب جس نے تو کبھی کسی قسم کی آواز کو سنا تھا وہ [illegible] کے کانوں سے آشنا تھا جب سے ایک مسلمان [illegible] کی آواز کو سنا۔ تو اس پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ اسلئے ہم مولوی صاحب کو کہینگے

اے مرد دل کور [illegible]
جہل ذہن تست نہ فہمی کلام شان

چونکہ یہ اصل بحث حضرت کے الہامات میں اختلاف و عدم اختلاف سے ہے اسلئے مولوی صاحب کے

Digitized by Khilafat Library

مخفی حوالوں کو نظر انداز کیا گیا ہے [illegible] کے نقل سے کئے گئے خود حوالہ کا جواب موجود ہے۔

تریاق کی عبارت کا مطلب

مولوی صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں حسب ذیل ہے
"کہ تم ہو کہ تریاق القلوب صفحہ ۶۸ پہلے بتلا گئے
ہیں کہ تیرھویں صدی ختم ہونے پر آپکی عمر چالیس سال کی تھی۔ پس الہام مذکور
مندرجہ تریاق القلوب صفحہ ۶۸ اور جو کہتے ہیں کہ ستر سال ہیں۔ تو کے الہام ہو
دانیال نبی کے کشف میں ٹھیک مطابقت ہوتی ہے۔ کیونکہ ۱۳۰۰ھ میں مرزا صاحب
چالیس سال کے تھے۔ [illegible] چودھویں صدی میں چھ سال کے جو بالکل حسب البیان
مندرجہ تریاق القلوب مطابق نقل [illegible] ٹھیک ہے۔" پیسہ اخبار

مولوی صاحب کا یہ فرمانا کہ [illegible] تریاق القلوب صفحہ ۶۸ پر بتلاتے ہیں کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر آپکی عمر پوری چالیس سال کی تھی بالکل غلط ہے۔ درحقیقت میں حوالت [illegible] ناظرین [illegible] اس حقیقت [illegible] ہم اصل عبارت ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ وھو ہذا

"جب میری عمر چالیس [illegible] تک پہنچی تو خداوند تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے
مجھے مشرف کیا"

اور یہ بات تو درحقیقت ادنیٰ [illegible] ہے کہ حضرت صاحب ۱۲۹۰ھ میں شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکے تھے۔ پس ثابت ہوا ۱۲۹۰ھ میں حضرت صاحب کی عمر چالیس سال کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کو جو غلطی لگی ہے۔ تو وہ تریاق القلوب مذکورہ بالا الفاظ کے بعد ہی مندرجہ ذیل عبارت کے باعث ہے۔

"اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر
بھی آپہنچا تب خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور
صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے"

غالباً مولوی صاحب نے یہ سمجھا ہے کہ عمر کے چالیس سال پورے ہوتے ہی ساتھ ہی صدی کا سر آپہنچا۔ مگر یہاں سے ثابت کرنا درست نہیں۔ کیونکہ [illegible] صدی کی [illegible] ہے

[illegible] میں جس کا ذکر موجود ہے۔ اور وہ مدت بشارت ۱۲۹۰ھ میں شروع ہوا جیسا کہ پیش گذرا اور علاوہ ازیں الہامات حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ میں درج ہیں۔ [illegible] اور دوسری کتابوں سے صاف ثابت ہے کہ ۱۲۹۰ھ میں سلسلہ الہام شروع ہو [illegible] اور اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی یہ نہ [illegible] دس سال بعد آپ کو الہام ہوا کہ آپ مجدد ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بیان [illegible] [illegible] پس [illegible] عبارت کا صرف یہ منشا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو چالیس برس کی عمر میں [illegible] سے شروع ہوا [illegible] جب صدی کا سر آ پہنچا تب الہام ہوا کہ تو ہی اس صدی کا مجدد [illegible] کا [illegible] الہام کی تاریخ براہین احمدیہ میں [illegible] ۱۲۹۰ھ [illegible] عیسوی [illegible] کے مطابق ہے علاوہ ازیں اگر [illegible] میں [illegible] کہا جائے کہ [illegible] تو [illegible] یہ منشا ہوگا کہ [illegible] صدی [illegible] [illegible] صدی شروع ہوئی [illegible] کی عبارت کا یہی منشا [illegible] مولوی صاحب [illegible] نے بھی [illegible] مرزا صاحب [illegible] تعالے [illegible] کیا ہے۔ [illegible]

مولوی صاحب فرماتے ہیں۔

ثنائی تمسخر

[illegible] کوئی [illegible] سکتا ہے۔ [illegible] مرزا صاحب [illegible] سے پہلے تشریف لے گئے [illegible] کا تعلق [illegible] ۱۳۲۶ھ [illegible] یعنی کل [illegible] سال پہلے [illegible] کوئی [illegible] نہیں۔ [illegible] مرزا صاحب [illegible] بادشاہوں اور افسروں کی طرح [illegible] ایسے پابند تھے۔ کہ [illegible] ادھر ادھر [illegible] کسی کو [illegible] کرنیکا کیا حق ہے؟" چیستان صفحہ [illegible]۔

[illegible] کہ حضرت صاحب اپنے [illegible] وقت سے پہلے تشریف نہیں لے گئے بلکہ عین اسی وقت تشریف لے گئے۔ جس وقت تشریف لیجانے کیلئے حضرت صاحب نے علم [illegible]

خبر دیکر سنایا ہوا تھا۔ جیسا کہ پہلے ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت صاحبؑ اپنے الہام کے مطابق ۸۰ سال سے کچھ کم یعنی ۷۵-۷۶ سال کی عمر پائی۔ اور آپ کے الہام اپنی وفات کے متعلق اس قدر کثرت سے تھے۔ کہ آپ نے اپنی وفات سے پہلے ایک رسالہ الوصیت شائع کیا جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے اپنی موت کے متعلق اس قدر شدت اور تواتر سے الہامات ہوئے کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اپنے اسی رسالہ میں بہت سے الہامات اپنی وفات قریب ہونے کے متعلق شائع بھی کئے اور ان تمام الہامات کے مطابق آپ کی وفات عین ۷۵-۷۶ سال کی عمر میں واقع ہوئی۔ علاوہ یہ بات کہ حضرت مرزا صاحب۔ دنیاوی بادشاہوں اور افسروں کی طرح اپنے پروگرام کے ایسے پابند نہ تھے۔ کہ سر مو ادھر ادھر نہ کر سکیں۔ اسباب کیلئے مولوی صاحب نے جو دلیل دی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ حضرت صاحبؑ تشریف لائے ہوئے وقت سے پہلے تشریف لے گئے۔ لیکن یہ بات نئی عبارت سے جو مولوی صاحب نے اپنی تائید میں پیش کی ہے۔ ظاہر نہیں ہوتی۔ کہ حضرت صاحبؑ نے جس مکان میں ہوتے وقت پر وفات پائی۔ لیکن یہ ظاہر کر دینا غلط نہ ہوگا۔ کہ یہ اعتراض اصل مولوی صاحب کا اسلام پر ہے۔ کیونکہ ایک حدیث میں صاف مذکور ہے۔ کہ آدم علیہ السلام کی عمر سے چالیس برس داؤد علیہ السلام کو دیئے گئے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ بعض وعدہ کو ٹال رکھا جاتا ہے۔ رکھنا خدا تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے۔ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف فرمایا ہے۔ جو وعدہ خدا کسی عارف سے کرتا ہے اسکا پورا کیا جانا لازمی نہیں ہے۔ بلکہ بعض وعدوں کو خدا تعالیٰ اپنی حکمت کے ماتحت پورا نہیں کرتا۔ تو اب کیا مولوی صاحب خدا اور رسول اور دیگر بزرگان دین پر بھی اعتراض کرینگے جو ہمارے حضرت پر کیا ہے۔ مولوی صاحب کو یہ سچائی مبارک ہو۔

دوسری بات جو مولوی صاحب نے لکھی ہے وہ یہ ہے:-

عمر کے متعلق الہام کی صحت کا اقرار

تیسرا طریق سے ترتیب اوقات چلے جو بیکار ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم مرزا صاحب کی صداقت اور مرزائی صاحبوں کی خوشی کیلئے مرزا صاحب اور ان کی ایک تحریر سے آپ کی الہامی عمر ٹھیک کر دیتے ہیں۔ ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ

"آتھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۶ سال کے۔"

آتھم ۱۸۹۶ء میں فوت ہوئے چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں۔

"مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور فوت ہو گئے۔"

(رسالہ انجام آتھم صفحہ ۱)

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی عمر ۱۸۹۶ء میں ۶۶ سال کی تھی۔ اور انتقال آپکا ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ ۱۸۹۶ء سے ۱۹۰۰ء تک ۴ سال اور ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۸ء تک ۸ سال کل ۱۲ سال ۱۲ کو ۶۶ میں ملانے سے ۷۸ سال ہوئے جو مرزا صاحب کے الہام مندرجہ کے قریب قریب ہے۔" چیستان صـ ۲

یہاں مولوی صاحب نے بظاہر ہم پر احسان کیا ہے۔ لیکن دراصل یہ ہم پر کوئی احسان نہیں۔ یہ دلیل ہماری طرف سے پیش کی جا چکی ہے۔ البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مولوی صاحب نے اپنی طرف سے ناک کو ہاتھ صرف دوسری طرف سے لگانے کی خاطر لگایا ہے۔ ورنہ وہ تو دن کو دن کہنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ مگر خیر یوں ہی سہی۔ آخر اقرار تو کر لیا۔ کہ مسیح موعود کی عمر مطابق الہام ہوئی۔ اس سے آگے چلکر مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "ہم نے جہانتک ہو سکا بجز مرزائی الہامی الجھن کو صاف کرنے میں بہت کوشش کی مگر افسوس ہے اظہار کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ ہم اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ پھر یہ شعر

تروح الی العطار تبغی شبابها … ولن یصلح العطار ما افسد الدهر

نقل کر کے فرماتے ہیں:۔

یہی حال مرزا صاحب کے الہامات کا ہے۔ ہم کہانتک سنوار سکتے ہیں۔ جس حال میں کہ زمانہ انکو بگاڑ چکا ہے۔" چیستان صـ ۳

ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات چونکہ خدا کی طرف سے ہیں۔ اور وہ ٹھیک اور درست ہیں۔ مگر مولوی صاحب اپنی کوتاہ فہمی سے صحیح بات کو غلط تصور کر کے صحیح درست کرنے کے درپے ہیں۔ لہٰذا وہ مولوی صاحب سے درست نہیں ہو سکے۔ کیونکہ اگر وہ غلط ہوں۔ تو مولوی صاحب انکو درست کریں۔ وہ تو پہلے سے ہی درست ہیں۔ البتہ یہ

مولوی صاحب کی خوش فہمی ہے۔ اور ان کا اختیار جس طرف چاہیں عقل کو لگائیں۔

انجام آتھم اور تریاق القلوب میں مطابقت

۷۰ سال عمر پانے کا اقرار کرنے کے بعد مولوی صاحب ایک تضاد ثابت کرنے کیلئے فرماتے ہیں۔ کہ :۔

"ہم نے اس بیان میں بصد کوشش مرزا صاحب کے انتقال حسب الہام ۷۰ سال کی عمر میں درست کیا۔ مگر دوسری طرف سے بگاڑ پیدا ہو گیا کیونکہ سابقہ جوابوں میں مرزا صاحب بڑے صاف الفاظ میں خود لکھتے ہیں کہ ۱۲۹۰ھ کے خاتمہ پر میری عمر ٹھیک چالیس سال کی تھی۔ اور انتقال آپ کا سنہ ۱۳۲۶ھ میں ہوا جس صاف اور سیدھے حساب سے آپ چھیاسٹھ سال کی عمر پاکر فوت ہوئے۔ جو کسی طرح الہامی مقررہ وقت ۷۵-۸۶ کے موافق نہیں" چیستان صـ

یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ کہ حضرت صاحب کا انتقال حسب الہام ۷۶ سال کی عمر میں ہوا باقی رہی یہ بات کہ دوسری طرف سے بگاڑ پیدا ہو گیا۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود سابقہ جوابوں میں بڑے صاف الفاظ میں لکھتے ہیں۔ کہ سنہ ۱۲۹۰ھ کے خاتمہ پر میری عمر ٹھیک چالیس سال کی تھی۔ محض غلط ہے کیونکہ ہم دکھا چکے ہیں۔ کہ سابقہ جوابوں میں حضرت صاحب کا منشا یہ ہے۔ کہ خاتمہ کے قریب سنہ ۱۲۹۰ھ میں آپکی عمر مبارک ۴۰ سال کی تھی۔ اور ہم بیسیوں دلائل مزید سے بھی یہ ثابت کر سکتے ہیں مگر سردست ہم آپ کے ہی پیش کردہ حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور پھر آپ کو متوجہ کرتے ہیں۔ کہ دیکھو حضرت صاحب فرماتے ہیں جب میری عمر چالیس سال تک پہنچی تو خداوند تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔ اور پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ میں سنہ ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔ پس ثابت ہوا حضرت مرزا صاحب کی عمر سنہ ۱۲۹۰ھ میں ۴۰ سال کی اور سنہ ۱۳۲۶ھ میں ۷۶ سال کی تھی۔ جو الہامی وقت مقررہ کے عین مطابق ہے۔

مضمون کو ختم کرنے سے پیشتر چند ضروری امور کو بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ جو جب کوئی شخص ان امور کو مدنظر رکھکر ثنائی چیستان کو پڑھیگا۔ فوراً امیر ثنائی دجل کھل جائیگا

امر اول۔ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ مجددیت سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق سنہ ۱۳۰۰ھ سے ہے۔

اور یہی سترہ آپکی ماموریت کا سال ہے۔

چنانچہ براہین احمدیہ جلد سوم صفحہ ۲۳۸ پر فرماتے ہیں۔ "بلکہ بعض دفعہ یہ الہام کسی اجنبی زبان مثلاً انگریزی یا کسی دوسری زبان میں ہوا ہے لیکن وہ جو ابھی اس حاشیہ کی تحریر کے وقت یعنی مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا ہے جس میں یہ امر بطور پیشگوئی ظاہر کیا گیا ہے کہ اس اشتہاری کتاب کے ذریعہ سے اور اسکے مضامین پر مطلع ہونیسے انجام کار مخالفین کو شکست فاش آئیگی۔ اور حق کے طالبوں کو ہدایت ملیگی۔ اور بدعقیدگی دور ہوگی۔ اور لوگ خدا کے القا اور رجوع دلانیسے مدد کرینگے۔ اور متوجہ ہونگے۔ اور آئینگے۔ وغیرہ من الامور اور وہ الہامی کلمات یہ ہیں:۔

"یا احمد بارک اللّٰہ فیک وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی۔ الرحمٰن علم القرآن۔ لینذر قوماً ما انذر آباؤھم ولتستبین سبیل المجرمین قل انی امرت وانا اول المومنین"۔

امر دوم:۔ حضرت صاحب کے الہامات کا سلسلہ دعویٰ مجددیت سے چند سال پہلے قریباً ۱۸۷۲ء مطابق ۱۲۹۰ھ سے ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"عجیب امر ہے اور میں اسکو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پا چکا تھا۔" حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹۔

امر سوم:۔ سلسلہ الہام کے شروع ہونے کے وقت ۱۲۹۰ھ میں حضرت اقدس کی عمر ۴۰ سال ہو چکی تھی۔

چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"پھر جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔" تریاق القلوب صفحہ ۶۸

امر چہارم:۔ حضرت مسیح موعود کی وفات ۱۳۲۶ھ میں ہوئی جبکہ آپ کی عمر ۷۶ سال قمری تھی۔

امر پنجم:۔ ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء کمال طغیان کا شروع سال ہے۔ اور ظہور مسیح موعود تک سلخ کی راتیں ہیں۔ یعنی جس طرح ہر ماہ میں تین راتیں سلخ کی ہوتی ہیں جنمیں چاند بالکل گم ہوتا ہے

اسی طرح ۱۴۰۰ سال ہجری کے اندر ۱۲۹۰ھ سے لیکر ۱۳۲۶ھ تک ۲۲ سال اسلامی چاند کی سلخ کی راتیں ہیں۔ اور اسکے بعد زمانہ مسیح موعود ہے۔ جو آفتاب محمدی کیلئے بمنزلہ قمر کے ہے۔ اور جسطرح قمر کیلئے منازل ہیں۔ اسیطرح قمر محمدی کے مدارج ہیں۔ جنکا ظہور بتدریج ہوا۔ اور آخری منزل اسکی بدر الکمال کی شان سے ہے۔ جسکے متعلق فرمایا۔

من فرق بینی و بین المصطفےٰ ما عرفنی و ما رایٔ۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

راقم خاکسار ن۔م احمدی عفی اللہ عنہ شملہ

مکالمۂ شیعہ و احمدی

شیعہ۔ کیا ثبوت ہے اس امر کا کہ سوائے جناب فاطمہؓ کے تین اور لڑکیاں بھی آنحضرت صلعم کی بیٹیاں تھیں؟ اور وہ بھی حضرت خدیجہؓ کے بطن پاک میں سے؟

احمدی۔ خداوند کریم جہاں عورتوں کو اپنی چادروں سے **گھونگٹ** لگا لینے کا حکم دیتا ہے۔ وہاں صریحاً فرماتا ہے۔ کہ اے نبی کہہ اپنی بیویوں اور اپنی لڑکیوں اور مومنوں کی عورتوں کو یا ایھا النبی قل لازواجک و بناتک و نساء المومنین۔ سورہ احزاب رکوع **نکتہ علا**۔ حضرت لوط علیہ السلام کی نسبت حکایتاً قرآن مجید میں آیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی قوم کے شریروں سے خطاب کرکے فرمایا۔ ھولاء بناتی ھن اطہر لکم چونکہ بظاہر اس آیت میں ایک نبی اللہ کی غیرت اور حیثیت سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ اشرار نابکار سے عاجز آکر فرما دے کہ یہ لو میری بیٹیاں۔ تمہارے لئے یہ پاکیزہ تر ہیں اسواسطے **شیعوں** نے ان لڑکیوں سے اس قوم کی عورتیں مراد لی ہے۔ اور یہ تاویل کی ہے کہ چونکہ نبی اپنی قوم کا باپ ہوتا ہے۔ اسواسطے قوم کی عورتیں اسکی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ لیکن یہ آیت جسمیں آنحضرت صلعم کی بنات کا ذکر ہے اس سے پہلے آپ کی ازواج مطہرات کا ذکر ہے۔ اور اس کے بعد مومنین کی عورتوں کا بھی